امت مسلمہ پریشان کیوں؟

انعام الحق
جھپال

مسلمان موجودہ دور میں جس اختلاف و انتشار میں جکڑے ہوئے ہیں اور جن مصائب و آلام سے دوچار ہیں اور غیر مسلم قومیں ان (نام نہاد) مسلمانوں پر غلبہ پائے ہوئے ہیں اور آج مسلمانوں کے پاس سب وسائل ہونے کے باوجود ان کی معیشت تنگ ہو رہی ہے۔ آج غیر مسلم قومیں مسلمانوں کو دہشت گرد ٹھہرا رہی ہیں۔ اور مسلمان کثرت تعداد ہونے کے باوجود غیر مسلم کے سامنے مغلوب نظر آرہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی دعاؤں میں تاثیر نظر نہیں آرہی ہے۔ ان تمام باتوں کی وجوہات کیا ہیں؟ کیا ہم نے ان پر کبھی غور و فکر کیا ہے؟

یقیناً ان کی وجوہات میں سے ایک وجہ ہماری آپس کی نا اتفاقی قرآن و سنت سے دوری اور دین کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دینا ہے۔ حالانکہ آج سے چودہ سو سال قبل نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ: ایک ایسا وقت آئے گا، غیر قومیں تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح بھوکے کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سوال کیا اے اللہ کے رسول کیا اس وقت ہماری تعداد کم ہوگی؟ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری تعداد بھی زیادہ ہوگی لیکن تمہاری حیثیت پانی کے اوپر نمودار ہونے والی میل کچیل کی مانند ہوگی۔ اس پر صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ایسا کیوں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں وہن پیدا ہو جائے گا۔ صحابہ کرام نے پوچھا وہن کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حب الدنيا و كراهية الموت

یعنی دنیا سے محبت اور موت سے ناپسندیدگی حالانکہ دنیا تو عارضی ٹھکانہ ہے اور یہ دنیا مشکلات اور تنگی کا گھر ہے کیونکہ:

الدنيا سجن المومن وجنة الكافر

ترجمہ: دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔ اس کے باوجود ہم دنیا کی محبت میں مشغول ہو گئے اور ہم نے اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ حالانکہ قران کریم اس بات کی کھلے عام تردید کرتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

زين للناس حب الشهوات من النساء والبنين والقناطير المقنطرة من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث ذالك متاع الحيوة الدنيا. والله عنده حسن الماب (آل عمران:۱۴)

ترجمہ: زینت دی گئی لوگوں کو خواہشات کی محبت عورتوں سے، اور بیٹوں سے اور سونے اور چاندی کے اکٹھے کئے ہوئے خزانوں سے اور نشان زدہ گھوڑوں سے اور جانوروں سے اور کھیتی سے یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اللہ کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔

اگر آج بھی ہم اپنے حالات کا جائزہ لیں تو ہم بھی اپنے آپ کو انہی چیزوں میں مشغول پائیں گے۔ یقیناً یہ ہماری قرآن و سنت سے لاپرواہی اور شیطان کی پیروی کا ایک راستہ ہے۔

پیروی کرنے میں ہم بہت بوڑھے ہو چکے ہیں حالانکہ اس کے مدمقابل ابلیس عمر کے اعتبار سے بہت بوڑھا ہو رہا ہے۔ اور لاکھوں، کروڑوں بہاریں اور خزائیں اس پر بیت (گزر) چکی ہیں۔ مگر اس کی ہمت آج بھی اتنی جوان ہے جتنی خدا کے روبرو اعلان

بغاوت کرتے وقت تھی اس نے کہا تھا:

قال رب بما اغویتنی لازینن لھم فی الارض ولاغوینھم اجمعین۔

ترجمہ: اے میرے مالک، جیسے تو نے مجھے بے راہ کر دیا ہے میں بھی ضرور ان کو (یعنی اولاد آدم کو) زمین گناہ یا دنیا کے ساز و سامان بھلے کر کے دکھاؤں گا اور میں ضرور ان کو سب کو بے راہ کر دوں گا۔

یہ ابلیس دھن کا پکا اور اپنی ہٹ پر قائم ہے انسان کو گمراہ کرنے کا بیڑا اٹھانے کے بعد اس نے اپنے فرض میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ اسے نبیوں کی دعوتیں شکست نہ دے سکیں اسے حکومت الہیہ کا قیام اور حق وعدل کا غلبہ ہرا نہ سکا۔ مگر ان مسلمانوں کو دیکھئے کہ یہ باطل کی عارضی چمک و دمک سے مرعوب ہو جاتے ہیں اور کفر کے وقتی غلبہ سے ہمت ہار دیتے ہیں۔ یہ مسلمان جوانی میں بوڑھے ہیں اور اسکے برعکس ابلیس بڑھاپے میں جوان ہے چنانچہ اس نے تازہ جنگ عالمگیر ایٹم بم جو انسانیت پر پھینکا ہے۔ اس کی تباہ کاریاں دیکھ کر میرا دل پکار اٹھا کہ:

ابلیس جوان ہو رہا ہے مسلمان

اور آج کے مسلمانوں میں یہ بھی ایک مہلک بیماری رواج کی شکل اختیار کر گئی ہے کہ وہ تقدیر کو چھوڑ کر تدبیر پر یقین رکھتے ہیں حالانکہ تقدیر، تدبیر پر غالب ہوا کرتی ہے۔

اگر اس بات کا مشاہدہ کرنا ہو تو انگلستان کی تاریخ کے اوراق پلٹیں کہ جب لندن پر بے پناہ گولہ باری ہو رہی تھی۔ برطانوی فوجیں نہایت شرمناک طریق پریشانی کی حالت میں مرتی کٹتی اور بھاگتی واپس ہو چکی تھیں۔ جرمن بحر اوقیانوس بحر شمالی اور انگلستان میں بھوکے بھیڑیوں کی طرح برطانوی جہازوں کی تلاش میں پھر رہے تھے۔ فرانس، بیلجیئم، ہالینڈ وغیرہ سب پر جرمنی فوجوں کا قبضہ ہو چکا تھا انگلستان کا آسمان بمبار طیاروں سے تاریک تھا چاروں طرف موت، تباہی، شکست، ذلت و ناکامی منہ کھولے پھر رہی تھی لیکن برطانوی قوم نے ہمت نہ ہاری، عورتیں مرد اور بچے تقدیر پر شاکر (شکر کرنے والے) ہو کر تدبیر کے خلاف جنگ میں مشغول تھے۔ تو چرچل نے ان سے کہا میں تم کو آنسوؤں اور خون کی بشارت دیتا ہوں۔ جواب ملا: یہ بشارت ہمیں قبول ہے مگر ہار مان لینا جی چھوڑ کر بیٹھنا اور خود ہی غلامی و نامرادی قبول کرنا منظور نہیں۔

وقت گزر گیا ان کا تقدیر کو تدبیر پر مقدم کرنے کی وجہ سے انکی مصیبتیں ٹل گئیں آہیں مسکراہٹوں میں تبدیل ہو گئیں اور آنسو قہقہوں میں اور خون بادہ عیش میں بدل گیا۔ لیکن آج کے اس مسلمان کے نزدیک یہ بات ہے کہ بندہ اپنی تقدیر خود بناتا ہے۔ چاہے اچھی بنالے یا بری بنالے اور اسی بات پر یہ مسلمان لاکھوں کی شرطیں لگاتے ہیں اور اپنی بے وقوفی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن۔

مسلمان تو وہ ہے جو مسلمان ہو علم باری میں

یوں تو لاکھوں لکھے پڑھے ہیں مردم شماری میں

حضرات گرامی! موجودہ دور میں مسلمانوں کے حالات کے ناگفتہ بہ اور خراب ہونے کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جہاں اس دور کے مسلمان کو چاہئے تھا کہ اللہ کی عبادت و ریاضت اور اس کی وحدانیت کو تسلیم کرتے ہوئے اللہ ہی سے اپنی تمام مرادیں طلب کر کے اور اللہ ہی سے حلال رزق طلب کرے۔ وہاں اس مسلمان نے اللہ سے حلال رزق طلب کرنے پر رزق تلاش کرنے کو ترجیح دی ہے۔ حالانکہ اللہ رب العزت نے ہر ذی روح کے رزق کا ذمہ خود لیا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں واضح طور پر ارشاد ہوتا ہے:

ومامن دآبة فی الارض الا علی الله رزقها (هود:٦)

ترجمہ: اور جو بھی جاندار زمین میں ہے اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔ مسلمانوں کے حالات ناگفتہ بہ اور خراب ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنا نصب العین بھول گئے اور اپنے اسلاف (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے طور طریقے کو بھول گئے جنہوں نے دین الہی کیلئے اور دین کو غالب کرنے کیلئے مسلمانوں کی فتح کو یقینی بنانے کیلئے سردھڑ کی بازی لگا دی اور یہ بات ثابت کر دی کہ:

خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

یعنی انہوں نے دین کو دنیا کے اوپر ترجیح

دیتے ہوئے دین اور دنیا میں فرق کر دکھایا۔ کیونکہ مسلمان کی زندگی تو حقیقت میں صرف یہ ہے کہ وہ خدا کے دین کیلئے تن من کو قربان کر دے اس راستے میں جو مصیبت آئے اس کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے اور ہنسی خوشی برداشت کرتے ہوئے: قالوا ربنا الله ثم استقاموا کا مصداق بن جائے۔ مگر آج کے (نام نہاد) مسلمانوں نے تن آسانی کو حاصل حیات سمجھ لیا ہے۔ اور ان کا اعتقاد یہ ہے کہ شیطان کی خدمت کرتے ہوئے راحت و آرام سے وقت گزار لینا ہی کامیاب زندگی ہے۔ سرکاری ملازمت اسکا گریڈ اس کی ترقی بس یہی منتہائے اسلام ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے کہ زندگی وبال ہو۔ حقیقت میں خود مسلمان زندگی پر وبال ہیں۔ وہ زندگی جو بندہ نواز حقیقی نے خدمت حق کیلئے عطا کی تھی۔

حضرات گرامی! اس بات کو بھی ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ خلوص نیت ہر کام کیلئے شرط ہے یہی وجہ ہے کہ اہل باطل جب اخلاص محنت قربانی اور استقلال سے کام لیتے ہیں تو کامیابی کا تاج ان کے سروں پر رکھ دیا جاتا ہے لیکن اہل حق اگر ان صفات سے عاری ہوں تو قانون الٰہی ان کو پیچھے دھکیل دیتا ہے۔

قرن اول میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ حال تھا کہ جب ان کے جسم کی بوٹیاں راہ حق میں نوچی جاتی تھیں تو وہ براذیت پر پکار اٹھتے تھے کہ:

فزت برب الکعبہ۔ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔

لیکن انہی پیکران ایثار و اخلاص کے اخلاف اور جانشین جب موت پر زندگی کو ترجیح دینے لگے اور راہ حق میں تکلیف اٹھانا ان کیلئے دوبھر ہوگیا تو قانون الٰہی نے امامت عالم کا تاج ان کے سروں سے اتار لیا۔ جس کو پیروان باطل نے بڑھ کر اٹھا لیا کہ:

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھائے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

آج بھی جو لوگ نظام حق کو صفحہ عالم پر قائم کرنے کی آرزو کرتے ہیں۔ انہیں پروردگار کے سامنے اپنے استحقاق کو ثابت کرنا ہوگا۔ تم خدا کو اس کی جگہ سے ہٹا کر اپنی جگہ پر نہیں لا سکتے بلکہ اگر رضائے الٰہی مطلوب ہے تو اپنی جگہ کو چھوڑ کر اس کی بتائی ہوئی جگہ پر جانا ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جامعہ سلفیہ کی گولڈن جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں

اہم اعلان

نہایت مسرت سے یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ جامعہ سلفیہ 2005 میں اپنی خدمات کے پچاس سال مکمل کر رہا ہے۔ (ان شاء اللہ) اس مبارک اور تاریخی موقعہ پر ادارہ جامعہ پچاس سالہ تقریبات (گولڈن جوبلی) شایان شان طریقے سے منا رہا ہے۔ اس مناسبت سے ادارہ ترجمان الحدیث ایک ضخیم اور خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔ لہٰذا ہم تمام علمائے کرام، مشائخ عظام، مفکرین و دانشوران (خصوصاً ان احباب سے جو جامعہ کی تاسیس اور تاریخ سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہیں) سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ جامعہ سلفیہ اور اس کی تاریخ کے متعلقہ معلومات، مضامین ارسال فرمائیں تاکہ وہ اس خصوصی اشاعت میں شامل کئے جاسکیں نیز مستقبل کیلئے مفید آراء و مشورے تحریراً بھجوائیں نیز وہ تمام احباب جو کسی بھی مرحلے میں جامعہ سلفیہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے یا جامعہ سے منسلک رہے ہوں وہ اپنے مکمل کوائف اور اپنی دینی و مسلکی خدمات اور موجودہ مصروفیات سے ادارہ کو اولین فرصت سے آگاہ فرمائیں تاکہ ترجمان الحدیث کے خصوصی نمبر میں انہیں نمایاں صفحات میں جگہ دی جاسکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین نوٹ:۔ تمام کوائف مرتب ارسال فرمائیں (ادارہ)